

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# الفضل

## روزنامہ

### لاہور

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۳      ۲۰ شہادت ۱۳۲۸ھ      ۲۰ اپریل ۱۹۱۹ء

## ڈاکٹر گوپی چند بھارگو سچر وزارت میں بطور وزیر شامل ہو گئے

مسٹر سچر نے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا۔ دہلی ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل نے وزیر اعلیٰ مسٹر بھیم سین سچر کو وزارت میں شامل کرنے کے لئے دوئے نام ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور سردار گوبیند سنگھ باجوہ کے پیش میں ہے۔ اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران میں مسٹر بھیم سین سچر نے مسٹر بھارگو کو اپنی وزارت میں شامل کرنے کے معاملے کا خیر مقدم کرنے سے کہا۔ سابق وزیر اعلیٰ کی میری کامیابی میں موجودگی کو بے نظمی و تسلی چلانے کے سلسلے میں میرے لئے بھید مفید ثابت ہوگی۔

مسٹر سچر اپنے نئے رفقاء کار کے ناموں کا اعلان کل شہر میں کریں گے۔ لاہور ۱۹ اپریل۔ ایسٹرن ٹیلیگرام کی وجہ سے جو نو دفتر بحالیات اور خزانہ بند رہے تھے۔ لہذا برفٹ کی فیکٹریوں کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں درخواستوں کی میعادیں ایک ہفتہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اب یہ درخواستیں ۲۷ اپریل تک پیش کی جاسکیں گی۔ (سرکار کا اعلان)

## کمیٹیشن پر حکومت پاکستان کے نظریے کی وضاحت کے لئے

پاکستان کے وزیر متفرقات راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ کراچی ۱۹ اپریل۔ ہندوستان اور پاکستان کو آخری شرائط صلح جو پیش کی گئی ہیں۔ ان کے بارے میں کمیٹیشن سے گفتگو کرنے کے لئے پاکستان کے وزیر متفرقات آج بذریعہ طیارہ کراچی سے راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

مسٹر گورمانی وزیر متفرقات پاکستان کمیٹیشن کے ارکان کو ان شرائط کے پہنچنے پر حکومت پاکستان کے رد عمل اور نقطہ نظر سے آگاہ کریں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان شرائط صلح پر پاکستانی کابینہ میں سو دار کو غور و فکر کیا گیا تھا۔ انریبل مسٹر مشتاق احمد گورمانی کے ہمراہ پاکستان حکومت کے سیکرٹری جنرل مسٹر علی

## مالاکنڈ میں ۲ لاکھ گھنٹے کا کار فیو

لاہور ۱۹ اپریل۔ مالاکنڈ ایجنسی میں ۲ لاکھ گھنٹے کا کار فیو نافذ ہے اور پوٹیس گاؤں گاؤں گشت نگاری ہے۔ یہ الزام آج پوسٹس کا نفرنس میں مالاکنڈ مسلم لیگ کی مجلس عاظمہ کے رکن مسٹر محمد رسول نے لگایا ہے۔ آپ نے بتایا۔ اس شخص کے ابتدائی سرکردہ لیڈروں کی گرفتاری سے ہوئی۔ جن کی گرفتاری کے بعد ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین پر لاٹھی چارج کرنا پڑا جس کے کچھ افراد زخمی ہوئے۔ آپ نے کہا کہ پولیس کی ایجنٹ کے اقدام کا وہ یہ ہے کہ لکھی رہنماؤں نے ۱۲ اپریل کو ایک عرصہ درازت کے ذریعہ جرگہ سسٹم کوڑا سے اور تمام محامل کو روناہ پر خرچ کرنے کے لئے مطالبہ کیا تھا اور انہیں ۱۲ اپریل کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اسی رات ہی انہیں سالانہ قید باسٹھت کا سزا دے کر پشاور سنٹرل جیل میں بھیج دیا۔ (شہادت پور پرنٹر)

## مصری سیکشن کراچی میں

کراچی ۱۹ اپریل۔ کل نئی دہلی سے بذریعہ طیارہ ایک مصری سیکشن کراچی پہنچا۔ قاهرہ جانے سے پہلے یہ مشن کم از کم پانچ دن دارالحکومت پاکستان میں رہے گا۔ اور اسی قیام کے دوران میں نہ صرف سرکار کا ملازموں سے علیحدگی بلکہ ریلوے کے ملازموں سے بھی علیحدگی ہوگی۔ (شہادت پور پرنٹر)

نمبر ۸۹

## محترمہ فاطمہ جناح کا ورود

لاہور ۱۹ اپریل۔ آج بانی پاکستان کی محترمہ فاطمہ جناح لاہور پہنچیں گی۔ لاہور کمیٹیشن پر آپ کا شان شان استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں صوبائی مسلم لیگ کے لیڈر اور دیگر ممتاز شخصیات تھیں۔ محترمہ پر ۱۰ روزہ استقبال کا افتتاح تقریر فرمائی گی۔

## پاکستانی پارلیمانی وفد فرانسس کو روانہ ہو گیا

کراچی ۱۹ اپریل۔ انٹر پارلیمانی کانفرنس میں شرکت کے لئے آج پاکستانی وفد فرانسس کے صدر خان تمیز الدین خاں ایس ایم کے ایک ممتاز رکن ڈاکٹر عمر حیات ملک اور صدر اسمبلی کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر حسن رائے شیخ کراچی سے فائیں فرانسس کے لئے روانہ ہو گئے۔

## ہندوستانی فوج کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف احتجاج

لاہور ۱۹ اپریل۔ آج پاکستانی حکومت نے اتحاد کمیٹیشن کے ممبروں سے یہ احتجاج کیا ہے کہ ہندوستانی فوجوں نے خلاف ورزی کرتے ہوئے بیت کوئی پوزیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ ریاستی فوج برصغیر میں ہے۔ ہندوستانی فوج نے اس عرصے میں لیٹوال۔ پونچھ اور سیالکوٹ کی طرف چھاپے مارے۔ گریز کے علاقے میں کئی پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا اور ان کے جنوب مغربی میں کئی پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا۔ اور پونچھ سے کوٹلی جانے والی سڑک پر قبضہ کر کے آزاد اور پاکستانی فوجوں کے لئے سڑک کا استعمال روک دیا۔ اتحادی فوجی ممبروں نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں کو مضبوط کر کے نئی بنا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ یہ غلط سرگرمیاں اٹھو پونچھ اور ڈی اور ڈیوال کے علاقے میں کی گئی ہیں۔ حکومت پاکستان نے کہا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے کانٹوں نے جو فیصلہ کیا تھا۔ ہندوستانی حکومت نے ابھی اس پر عمل شروع نہیں کیا۔ حکومت ہندوستان نے اپنے احتجاج میں جو الزام لگایا ہے۔ وہ غلط ہے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شمولیت پیدا ہو۔ تو فوراً دوسری حکومت کے کانٹوں سے ل کر اس کے متعلق گفتگو کی جائے۔

حکومت پاکستان نے ساری اصلیت کمیٹیشن کے ارکان کو تادیب ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اتحادی فوجی سرکردہ کا فیصلہ انہیں قبول کرنا۔ کثیر کمیٹیشن کے باقی ارکان ڈاکٹر نواز کی قیادت میں آج ہی۔ علی سے راولپنڈی پہنچ گئے۔ وہ اپنی اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے جو اب کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

## راجہ حسن انصاری کیخلاف پبلک انکوائری

لاہور ۱۹ اپریل۔ آج لاہور ٹریبیونل میں پبلک انکوائری کمیٹیشن کے سامنے دو مسٹر جسٹس عبدالرشید اور مسٹر جسٹس محمد شریف پر مشتمل تھا، منرلی پنجاب کے دوسرے جج مسٹر ایس ایس راجہ حسن انصاری سابق ڈپٹی سیکرٹری لوکل سیلف گورنمنٹ کے خلاف پبلک انکوائری شروع ہوئی۔

ملازم کی طرف سے مسٹر اللہ بخش بروہی شیخ نثار احمد عبدالعزیز ملک اور صاحبزادہ نواز شیخ علی پیش ہوئے۔

سرکاری کیس کی وکالت شیخ منظور قادر نے کی۔ جن کی مدد مسٹر سلیم مظہر اور مظہر عباس نے کی۔

کارروائی شروع ہوئی ملازم کے وکیل نے ایک مٹھی نقطہ کی اڑھتے ہوئے ملازم کو تیار کر کے لئے پورا موقع نہیں ملا۔ الزام سے ساعت کا مطالبہ کیا۔ لیکن عدالت نے متعلقہ دستاویز نہیں دیا اور وکیل استغاثہ کی بحث سننے پر یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔

اسی پر مسٹر بروہی ملازم کی وکالت سے دستبردار ہو گئے۔ شیخ منظور قادر کے چارج شیٹ پر پڑھنے کے بعد عدالت نے ملازم سے ایک ایک سوال کر کے پوچھا۔ لیکن راجہ حسن انصاری نے ہر جرم کی حثیت سے انکار کیا۔ اور تحریری درخواست دیا۔

دیا۔ کہ چونکہ انہیں تیار ہی مقدمہ کا مقول وقت نہیں دیا گیا۔ لہذا وہ پیروی مقدمہ سے ناکہ اٹھائیں۔ اس کے بعد ان کے جو فیروں میں پیروی سے دست بردار ہو کر راجہ صاحب کے ساتھ کمرہ عدالت سے باہر نکل گئے۔

ان کے بعد شیخ منظور قادر نے اپنے پلے اور پلے تیار کیے اور استغاثہ کی کئی کئی اقبال ٹریبیونل کے خان عدوت کے نام الاٹ ہونے سے لے کر حکومت کے مطالبے پر متعلقہ ریکارڈ کو خورد برد کرنے تک کا ساری رازم لگائی۔ اصلی شہادتیں کئی کئی تیار کیے۔

شیخ منظور قادر نے بتایا۔ کہ راجہ حسن انصاری کے خزانہ خان محمد شمس نام اقبال ٹریبیونل عدالت کے چچا و خسر راجہ عبدالرحمن کے نام ۲۶۲ ایکڑ زمین الاٹ کرنے کا الزام ہے۔ اور اس سے لے کر راجہ صاحب کی حکومت کا امداد کا خرچ اطلاق ہو گیا۔ تو انہیں

ایڈیٹر: روشن دین تویری۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسود احمد پرنٹر و پبلشر۔ کیلائی ایڈیٹر۔ پریس سیشن لاہور سے شائع کیا۔



# الفضل

۲۰ اپریل ۱۹۷۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ

اپریل کے نصف میں برہہ میں موسم بہار ت خوشگوار تھا، مغرب و جنوب کے گوشے کو چھوڑ کر زیادتی چاروں طرف سے پست دہندہ سسٹین پھاڑیوں سے گھری ہوئی ہے۔ دو پہر کو بے شک تازت آفتاب کی دھبے سے گرمی زیادہ تھی۔ لیکن شام میں صبح خصوصاً ماہیں کافی ٹھنڈی تھیں۔ دو پہر کی گرمی کی تیسری ہی تہا آ رہا چلتے رہتے کی وجہ سے کم محسوس ہوتی تھی۔ وادی ایک نو روق چٹیل میدان ہے، جس میں درخت کا نام و نشان تک نہیں۔ کبھی نہیں گھاس زمین سے سر نکالتی ہوئی نظر آ جاتی ہے۔ مگر اس طرف کہ گویا آفتاب کی شعاعوں سے خوف زدہ ہو کر زمین سے پست گئی ہے۔ اور چہرہ زرد ہو گیا ہے۔ ٹانگوں موڑوں، جیبوں اور ٹرووں کی آمد و رفت نے نضا کو کسی حد تک مکر کر دیا تھا۔ تیز ہوا کے چھوٹوں کی وجہ سے گرد و غبار کے غبار سے ہر طرف اڑتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اکثر باریک گرد کی نہیں سمجھتی تھی۔ جن سے پایا ب گزرا دل و دگرہ کی غلبہ کو آتا تھا لیکن اسکے باوجود جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے موسم کے بد خوشگوار تھا۔ پہاڑیوں سے گھر اہرا ہونے کی وجہ سے وادی سے عافیت کا حصہ دکھائی دیتی تھی۔ گویا کہ زبان حال سے بجا رہی ہے۔

میں درندے سر طرف میں عافیت کا ہوا حصہ اس بے آب و گیاہ وادی میں ۲۵ کے قریب پانی نکالنے کے لیے لگا دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے کچھ کھاری بھی ہیں۔ لیکن یہ پست اس برقعہ پر پانی کی ضروریات کے لئے کافی نہ تھے۔ اس سے پانی کا دوسرا انتظام تھا۔ جو نہایت تسلی بخش ثابت ہوا۔ لوگوں کی رہائش کے لئے کچی بائیں بنائی گئی تھیں۔ جو مختلف شعبوں کی جامعوں کے لئے نام واد مخصوص تھیں۔ عورتوں کے لئے علیحدہ بائیں تھیں۔ جن کے آگے کچی اینٹوں کا قد آور پردہ تھا۔ بارکوں کے علاوہ اکثر قنادوں نے اپنے اپنے جیسے الگ الگ گائے تھے۔ انہیں کے اکثر دفاتر بھی میوں ہی میں تھے۔ دکاندار نے بھی اپنے اپنے جیسے الگ شعبہ کر رکھے تھے۔ گویا میوں کا ایک اچھا خاصہ شہر آباد ہو گیا تھا۔

ایک طرف چنڈ سے سرگرم جانے والی

کاک کی ہوائی صاف شفاف پاکیزہ مگر کھل جاتی ہے۔ تو وادی کے تقریباً درمیان میں سے ریلوے لائن گزرتی ہے۔ جس پر اب مسیروں سے بنا ہوا "ریلوے سٹیشن" قائم ہو گیا ہے۔ جو کسی پہاڑی پر سے سفید سفید پتھروں کے درمیان ایک چھوٹا سا شہر ہی نظر آتا ہے۔ اس سڑک اور ریلوے لائن کی وجہ سے یہ بے آب و گیاہ وادی باوجود گوشہ تنہائی ہونے کے گوشہ تنہائی نہیں رہتی۔ بلکہ بیرونی دنیا سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اور تو تھا انسان بھی اپنے آپ کو یہاں تنہا محسوس نہیں کرتا۔

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ یہ وادی کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔ تو بڑی آسانی سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ ریلوے سٹیشن کے پاس کھڑے ہو جائیں۔ تو جہاں آپ کو درختوں کی کثیر سی پٹی ہوئی دکھائی دے۔ وہاں تک آپ سمجھ لیں کہ وادی ریلوے کی دھرت جی جاتی ہے۔

دیباے جناب سے درمیل مغرب کی طرف سسٹین بنے ریگ۔ و گیاہ پہاڑیوں کے درمیان یہ خاموش وادی شاہ صدیوں سے سوئی چلی آ رہی تھی۔ خاموشی بالکل خاموش سوائے اس کے کہ اب چند سالوں سے اول ریل اور پھر موٹروں کی آواز سے اس کی خاموشی ٹوٹ جاتی تھی۔ یکایک اس کی قسمت جاگ اٹھی۔ ایک مرد مومن کی نگاہ حق آگاہ نے اس کو تبلیغ اسلام کا وہ مرکز بنانے کے لئے جن لیا۔ جس مرکز کی تعمیر کے اشارے روئے صدقہ ہیں۔ گزشتہ چند سالوں سے ذات باری کی طرف سے ہر ہے تھے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز نے جب اس خطہ ارضی کو اپنی دقت ہو نا حفظ کیا۔ تو آپ کو یقین ہو گیا۔ کہ یہی وہ وادی ہے۔ جہاں تبلیغ اسلام کا وہ ٹیما مرکز تعمیر ہونا ہے۔ جس کی تعمیر کے اشارے ان روئے صدقہ میں متواتر چھتے رہے ہیں۔ وہ روئے جن کے اثر سے پہلے ہی لفظ بلفظ پورے ہو چکے ہیں۔ روئے صدقہ میں اس مرکز کی بنیاد رکھنے کا جو ماحول تفصیلاً بیان کیا گیا تھا۔ وہ بالکل تیار ہو چکا تھا۔ چند سالوں سے واقعات کی رونق نے ان الہی اشاروں کی تفسیر حقیقت کی صورت میں سامنے رکھ دی تھی وہ واقعات متقاضی تھے۔ کہ ان روئے کا وہ حصہ

بھی جس میں ایک نے تبلیغی مرکز کی طرف اشارے کئے بلکہ حقیقت کی صورت اختیار کرے۔

چنانچہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء مطابق ۱۵ شہادت ۱۳۹۷ھ بروز جمعہ المبارک ۱۵ ہزار سے ۲۰ ہزار کے درمیان فدائیان اسلام جو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قاریانی مسیح موعودہ مجددی معہدہ جوہرہ فی حلال الا تیسار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر ایمان لاکر اور آپ کی عداوت پر پھر تصدیق ثبت کر کے داعی الی اللہ کی آواز پر لبیک کہہ چکے تھے۔ اپنے محبوب پر مسیح پشیمانی صلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اس متبرک وادی اور اس متبرک ماحول میں اس عظیم الشان مرکز کی بنیاد جو اسلام کی نشہ ثانیہ کی عظیم الشان عمارت کا ایک مضبوط اور مستقل ستون بننے والا ہے۔ اور جس کی تعمیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہو چکی ہے۔ ان عظیم الشان مقدس دعاؤں کے ساتھ رکھنے کے لئے جمع ہوئے جو ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بلداً اہمناً مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ کی بنیاد رکھتے وقت کی تھیں۔ یہ وہ مثالی پاک اور مبارک دعاؤں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس اولین مرد مومن کو عود سکھائی تھیں۔ اور جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی آخری اور سب سے زیادہ کتاب میں اس لئے محفوظ کر دی گئی ہیں۔ کہ جب کبھی اور جہاں کہیں نشہ اسلام کے لئے تبلیغی مرکز بنانے کی ابتداء کی جائے۔ اور کعبۃ اللہ کے نمونہ پر عداوت کے گھر کی بنا رکھی جائے۔ قرآن مثالی پاک اور متبرک دعاؤں کے ساتھ ابتداء کی جائے۔ اور بنا رکھی جائے۔

اسلام کی نشہ ثانیہ کے لئے ایک اور عظیم الشان تبلیغی مرکز کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی مثالی دعاؤں کے ساتھ رکھی گئی ہے۔ زمین کی دستوں نے اس کے لئے اپنا دامن پھیلا دیا ہے۔ باری تعالیٰ کی توحید اور سیدنا خاتم النبیین امی لقب حضرت محمد مصطفیٰ احمد یحییٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ نا یہاں نصیب کر دیا گیا ہے۔ اور اب اسلام کی نشہ ثانیہ کا یہ مرکز بھی مستحکم ہو چکا ہے۔ یہاں آئندہ تبلیغ کی وہ نیر مانی ہوگی۔ جو اس ہر ایت کے بحر بیکار کی ہی ایک موج ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔

یتلوا علیہم آیاتنا وعلیہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ریلوے وہ مرکز ہوگا۔ جہاں سے دنیا کے کھاروں تک اللہ تعالیٰ کی آیات کا درس دینے کے لئے احمدی مبلغ نکلا کریں گے۔ جو قرآن کریم کی پُر حکمت اور پاک کردیز والی تعلیم سے دنیا بھر کو روشناس کریں گے۔ اور اس پر عمل کرانے کے لئے اپنی زندگیاں نثار

کریں گے۔ اس لئے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریروں میں اشارے فرمائے۔ ریلوے کو آباد کرنے والے ایسے ہی مومن ہوں گے۔ جو اسلام کے معیار کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ جو ان دعاؤں کے مصداق بننے کی کوشش کریں گے۔ جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے مانگیں۔ یہاں وہی لوگ رہیں گے۔ جو اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جدوجہد کریں گے۔ جو پروگرام ایک اللہ کے بندے کا قرآن کریم کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ ہمیں یقین ہے جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بفرہ العزیز نے اپنی تقریروں میں بتایا ہے۔ یہاں علم و حکمت کی تعلیم کی از سر نو بنیاد رکھی جائیگی اور انشاء اللہ ریلوے تمام دنیا میں جلد ہی اپنا وہ عظیم الشان مقام حاصل کرے گا۔ جو اسلام کا آقا تھا ہے۔

اے خالق ارض و سما اپنے فضل و کرم سے اسے ہی کیجئے۔

### مصیبت کے وقت جو لوگ انہما کے لئے خرچ کرتے ہیں

انہیں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے قرب کی راہیں کھولتا ہے۔

قادیان کے غریب اور اجڑے ہوئے بھائیوں کو ریلوے میں پھر سے بسانے کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی یاہان ہزار روپے کی الہی منتہا کے ماتحت جاری فرمودہ تحریک میں جماعت کے بعض مخلصین نے نہایت شاندار وعدہ سے پیش کرتے ہوئے قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ جنہاں اللہ احسن الجزاء۔ لیکن اکثر احباب اور جماعتوں کی طرف سے بھی وعدوں کا انتظار ہے۔ چونکہ سلسلے کے کام کو شروع کرنے کے لئے آمد کا صحیح اندازہ ہونا ضروری ہے۔ اس لئے احباب اور سیکرٹریاں جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یا دفتر ذاکر براہ راست جلد از جلد سمجھا دیں۔

دائے دیکل المال تحریک جدید

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے







# قادیان کا ہمیں دوبارہ ملنا ایک الٰہی تقدیر جو بہر صورت پوری ہو کر رہے گی

## ربوہ کو پاکستان میں اسلامی تمدن اور معاشرت کا ایک مثالی شہر بنایا جائے گا

### جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت امیر المؤمنینؑ کی پرمعارف تقریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء کو سیدنا حضرت امیر المؤمنینؑ ایہ اللہ تعالیٰ نے جو پرمعارف تقریر فرمائی۔ اقامہ عام کے لئے اس کا نفع انہی الفاظ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادامہ)

پکڑ رہی ہے۔ چنانچہ ان میں سے کئی نوجوانوں نے قبول حق کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگیوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی ہیں۔ الحمد للہ علیہ ذالک۔ اس ضمن میں حضور نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد میں وسعت کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگرچہ ہمیں یہاں پر ایک زبردست ارتداد سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نعم البدل کے طور پر بیرونی ممالک میں ہماری تبلیغ کو بہت زیادہ وسیع کر دیا ہے۔ اس کے بعد حضور نے بیرونی ممالک میں تبلیغ کی رفتار اور اس کے خوشگن نتائج پر علیحدہ علیحدہ دو سنی ڈبلیو اور بالخصوص ایران میں ایک جنگجو سنی قبیلے کی التشریت کے قبول اور اہمیت کا تذکرہ فرمایا۔ یہ لوگ قدامتین میں تھے۔ ان کے امام اور متبعین میں سے اکثر احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور باقی بھی احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ اور امیر ہے۔ عنقریب وہ بھی سلسلہ مقدسین شامل ہونے کی سعادت حاصل کر لیں گے۔

پہلے سے ایک کھلی سچ گئی ہے۔ اور ان میں سے کئی نے جماعت احمدیہ کی کامیاب کوشش کے خلاف بہت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے اجاب کو اگر تیری ترجمہ قرآن خرید کر فاطمہ خواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ربوہ میں مشنوں کا ایک نئے ڈھنگ اور طریقے پر انتظام کیا جائے گا جس کے مطابق اردو میں نہایت آسان طریق پر ایسی کتب شائع کی جائیں گی جو ہر مضمون پر حاوی ہوں گی۔ اور اس بات کو خاص طور پر مد نظر رکھا جائے گا۔ کہ ہر عمر اور فہم کا شخص اپنی استعداد کے مطابق درجہ بدرجہ ان سے استفادہ کر کے قریباً تمام دنیوی علوم سے واقفیت حاصل کرے۔

**دعا**  
ما خودین سندھ کے لئے درخواست  
محمد آباد سٹیٹ سندھ کا مقدمہ جو پبلک سٹیشن کورٹ میں چلتا رہا ہے اور جس میں کورٹ سے ہمارے گیارہ احباب میں سے دو کو جس اللوام اور باقی نو کو ایک ایک سال کی سزا دی گئی تھی۔ اس کی چیف کورٹ میں اپیل کی گئی ہے۔ اپیل کی تاریخ پہلے ۱۵ مقرر ہوئی تھی۔ مگر اب وہ ملتوی کر کے ۲۰ کر دی گئی ہے۔ اس لئے احباب جماعت احمدیہ سے عموماً اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحابہ کرام اور قادیان کے درویشوں سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔  
ناک رفعل الدین محمد آباد اسٹیٹ سندھ

تفسیر کبریٰ کی اشاعت  
(۱۲) اس طرح تفسیر کبریٰ کی نئی جلدوں کی اشاعت میں پہلے کی نسبت کمی واقع ہوئی ہے۔ حالانکہ اسکی پہلی جلد بعد میں ایسی تیار ہوئی۔ کہ خود غیر احمدیوں نے سو سو روپیہ کی جلد خرید کر اس کا مطالعہ کیا۔ آجکل آخری پارے کی آخری جلد بھی بلا رہی ہے۔ دوستوں کو اس کی خریداری میں تساہل نہیں برتنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں یہ تساہل منسکات ہو۔

الفصل کے متعلق تحریک  
(۳) الفضل کے متعلق تحریک کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ الفضل ایک جماعتی اخبار ہے دوستوں کو چاہیے کہ اس کی خریداری بڑھائیں۔ جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہاں باقاعدہ ایجنٹ قائم کی جائیں۔ اور اس طرح اس کی اشاعت کو وسیع کیا جائے۔

وقف زندگی  
(۴) وقف زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا فی زمانہ سلسلہ کی اہم ترین ضروریات میں سے ایک وقف زندگی کی تحریک ہے۔ (پچھ عرصہ سے اس اہم تحریک کی طرف سے احباب جماعت کی توجہ بہت گئی ہے۔ لوگ زمینیں خریدنے اور تجارتوں کو وسیع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ غیر وقف زندگی کے جماعت کے کام نہیں چل سکتے۔ اس لئے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کریں۔ اور اس طرح اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے مواقع ہم پہنچائیں۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ کی وسعت  
(۵) اس موقع پر حضور فرمادے اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں وقف زندگی کے فروغ کا بھی ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ بیرونی ممالک کے نو مسلم اکثریتی نوجوانوں میں یہ تحریک بہت زور

قادیان کی واپسی  
(۱) ابتدا میں حضور نے قادیان سے نکلنے کے پس منظر پر کسی قدر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے قادیان کی واپسی سے متعلق قادیان و غریبوں کا تذکرہ فرمایا۔ اور بتایا کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ہمارے اصل مرکز قادیان سے دوری طور پر جلا نہیں رکھ سکتی۔ ہم نے خدائی ہمت دیکھی ہے۔ اور آسمانی فوجوں کو اتارنے دیکھا ہے۔ اگر ساری طاقتیں بھی مگر خدائی تقدیر کا مقابلہ کرنا چاہیں۔ تو وہ یقیناً ناکام رہیں گی۔ اور وہ وقت ضرور آئے گا۔ کہ جب قادیان پہلے کی طرح پھر جماعت احمدیہ کا مرکز بنے گا خواہ طبع کے ذریعہ ایسا ظہور میں آئے۔ یا جنگ کے ذریعے۔ بہر حال یہ خدائی تقدیر ہے۔ جو اپنے معین وقت پر ضرور پوری ہوگی۔ قادیان لے گا اور ضرور لے گا۔ لیکن اس وقت جس چہرے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے نئے مرکز میں نئی زندگی کا ثبوت دیں۔ اور اس تنظیم کو پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ قائم کریں۔ جو آج تک ہمارا طرہ امتیاز رہی ہے

بعض تنظیمی امور  
(۱) اسکے بعد قادیان سے ہجرت کے متعلق مزید تفصیلات بیان کرنے سے قبل حضور فرمادے اللہ تعالیٰ نے تنظیم سے متعلق بعض نہایت اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور جماعت کو زیادہ دلچسپی، استقلال اور قربانی دانتار سے کام لیتے ہوئے فراموشی ادا کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ فرمایا تبلیغی جماعتوں کی ترقی اور تنظیم میں اچھے لٹریچر کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں جماعت کی طرف سے اگر تیری ترجمہ قرآن شائع کیا جاتا تھا۔ لیکن احباب نے اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ حالانکہ غیر ممالک کے باشندوں میں تبلیغ کا اس سے زیادہ مؤثر طریق اور کوئی نہ ہو سکتا ہے۔ شام، شرق اردن وغیرہ ممالک کے اخبارات نے اس ترجمہ قرآن مجید پر نہایت شاندار رپورٹس شائع کئے ہیں۔ اور یہیں مستشرقین میں اس کی اشاعت







# اولی الامر منکم کی تفسیر اور اسلامی جماعت کا نظریہ

## اخبار الجماعت کے جناب ذی اعظم کی تقریر پر غلط اعتراضات

ڈائریٹر مولانا ابوالخیر صاحب، نیشنل جوائنٹ کمیٹی

### اسلامی شریعت کی عالمگیری

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ان دنوں کی تمام قومی و انفرادی ضرورتوں کو پورا کرنے والا دستور زندگی ہے۔ اس میں نوع انسان کی سیاسی، تمدنی اور اقتصادی تمام مشکلات کا حل مذکور ہے۔ مسلمانوں کے لئے ان کے تمام حالات میں اس پاک کتاب میں ہدایت موجود ہے۔ لیکن مسلمانوں کی غلطی ہے، کہ وہ اس پر پورا تکیہ نہیں کرتے۔ اور اپنی زندگی کے مختلف مراحل میں اس کی تعلیمات کو مشعل راہ نہیں بناتے۔ ورنہ یہ ایک سنیّت ہے کہ قرآن کریم ہر ضروری تعلیم پر مشتمل اور مافراطی آثار و کتاب من نفعی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں کی جماعتی زندگی پر دو مختلف دور آئیں گے۔ کبھی اور کسی علاقے میں وہ برسر اقتدار ہوں گے۔ اور زمام سلطنت ان کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اور کسی وقت اور کسی علاقے میں مسلمان غیر مسلمانوں کی سلطنت کے ماتحت زندگی بسر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب نے ان دونوں زمانوں کے لئے ہدایات نازل فرمادی ہیں۔ جب مسلمان حاکم ہوں۔ تو وہ اپنی رعایا سے کیا سلوک کریں۔ اور جب مسلمان محکوم ہوں۔ تو وہ اپنے حاکم سے کس طرح پیش آئیں۔ ہر دو زمانوں میں مسلمان کے پیش نظر ان لوگوں کی تعلیمی اور پروردگی ہوگی۔ وہ درحکومت میں بھی استبدادیت اور ظلم و تعدی سے بچنے کی فکر کریں گے۔ اور دور حکومت میں بھی فساد اور ہرجم کی ظالمانہ کارروائیوں سے علیحدہ رہیں گے۔ اسی کا مسلک ہر حال میں اخلاق فاضلہ کا قیام اور بنی نوع انسان کو امن دینا اور خود امن سے رہنا ہے۔ اسی ایمانی شیوہ کی تصریح کے لئے احکام کے علاوہ مختلف انبیاء علیہم السلام کے واقعات قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ تا مسلمان ہر زمانہ میں اخلاق و تفریط سے محفوظ رہیں۔

### کیا اسلامی سلطنت میں خلیفہ غیر مسلم ہو سکتا ہے؟

خدا داد سلطنت پاکستان کے وزیر اعظم جناب ڈاکٹر لیاقت علی خاں صاحب نے اس نئی سلطنت کے آئین کی بنیادی اینٹ کے طور پر "قرارداد مقاصد" پاکستان پارلیمنٹ میں پیش کی۔ اور پارلیمنٹ نے اسے منظور کیا۔ اس قرارداد پر ملک کے تمام عناصر مطمئن ہیں۔ لیکن اس پر بحث کے دوران میں جو گفتگو ہوئی رہی اس کے بعض حصے غلط یا صحیح طور پر بعض لوگوں کے نزدیک محلی تنقید میں۔ کراچی کے سہفت روزہ اخبار "الجماعت" نے جناب وزیر اعظم کی طرف الفاظ ذیل منسوب کیے ہیں۔ کہ :-

"ایک آئینی حکومت کے تحت ایک غیر مسلم بھی

انتظام مملکت میں مدارالمہام ہو سکتا ہے جسے وہ محدود اختیارات حاصل ہوں گے۔ جو اس خاص مملکت میں آئین کے تحت ہر شخص اور ادارے کو حاصل ہو سکتے ہیں۔"

ان الفاظ سے اخبار "الجماعت" نے استدلال کیا ہے۔ کہ جناب ذی اعظم صاحب کے نزدیک اسلامی سلطنت کا خلیفہ اور امیر المؤمنین ایک غیر مسلم کو مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جناب ایڈیٹر صاحب "الجماعت" نے لکھا ہے کہ :-

"اسلامی مملکت کا رئیس۔ صدر جمہوریہ یا خلیفہ کوئی غیر مسلم مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ خلافت اور نیابت الہیہ کا منصب ایسے شخص کو مقرر کیا جا سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے قانون پر دلی ایمان رکھتا ہو۔ یہ ایک مقدس امانت ہے۔ جو قرآن اور سنت کے حاملین ہی کو قبولین کی جا سکتی ہے۔ جمہور کو اسلامی مملکت میں ملازمت میں رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن امارت اور ریاست مملکت کے لئے مردوں کی لازمی شرط ہے۔"

(الجماعت یکم اپریل 1949ء)

ہمارے نزدیک یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ اسلامی سلطنت میں مسلمانوں کا خلیفہ یا امیر صرف مسلمان ہی ہو سکتا ہے۔ کبھی کوئی غیر مسلم خلافت یا نیابت الہیہ کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا "اسلامی مملکت کے صدر جمہوریہ کا سوال۔ تو ظاہر ہے کہ اگر وہ اسلامی مملکت ہے۔ اور اس کی اکثریت مسلمان ہے۔ اور وہ اپنی آراء سے صدر جمہوریہ منتخب کرتے ہیں۔ تو وہ کیونکر ایک غیر مسلم کو صدر تجویز کریں گے۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے۔ تو جسے اسلامی مملکت کہنا درست نہ ہوگا۔

ہمارے نزدیک جناب وزیر اعظم صاحب نے یہ نہیں کہا۔ کہ اسلامی سلطنت میں خلیفہ یا امیر کو غیر مسلم ہو سکتا ہے۔ یہ بات غلط طور پر ان کی طرف منسوب کی جا رہی ہے۔ انہوں نے جو کہا ہے۔ وہ ذرا وسیع مفہوم میں وہی مضمون ہے جسے مدیر صاحب "الجماعت" نے بایں الفاظ تسلیم کیا ہے۔ "غیر مسلموں کو مملکت اسلامی میں ملازمت میں رکھا جا سکتا ہے۔ غیر مسلم حکمران کی اطاعت کے متعلق ہدایتی خیاب ایڈیٹر صاحب "الجماعت" لکھتے ہیں۔ کہ "اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اطاعت امیر کو

فرض قرار دیا ہے۔ و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولی الامر یعنی خلیفہ المسلمین یا امیر المؤمنین یا صدر جمہوریہ اسلامیہ کی اطاعت بھی فرض اور واجب ہے۔" ہمارے نزدیک آیت قرآنی سے

یہ استدلال بالکل درست ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے خلیفہ اور امیر کی اطاعت کریں۔ لیکن اس آیت میں استدلال کرنا کہ غیر مسلم حکمران کی اطاعت نہ کرو درست نہیں۔ ہر شے بہتر ہے کہ اسلامی حکومت اور مسلمان حکمران جو اس کی اطاعت کی جائے۔ لیکن اگر قضاء و قدر سے مسلمان کسی غیر مسلم حکومت میں رہنے ہوں تو کیا انہیں اس حکومت کے آئینی اور انتظامی امور میں اس کی اطاعت کرنی چاہیے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب زیادہ تر سے دینا چاہیے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جن دنوں مودودی صاحب دارالسلام ٹیٹا کوٹہ میں چوتھے تھے تو میں چند فقہاء جمعیت ان کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ وہ بہت مذہبی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اسی دور ان میں میں نے ان سے سوال کیا کہ غیر مسلم حکومت کی اطاعت یا عدم اطاعت کا حکم قرآن مجید میں کہاں ہے؟ انہوں نے ذرا سوچنے کے بعد فرمایا تھا کہ اس بارے میں مجارے لئے حضرت آسیہ امراۃ زینون کے واقعہ میں نمونہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ اگرچہ ظاہر میں زینون کی اطاعت کرتی تھی مگر اس کے دل میں اس کے ساتھ کئے تعلق کو اذیت تھی۔ غالباً جناب مولانا مودودی صاحب کو اپنا یہ جواب یاد ہوگا۔ اور آج بھی ان کی طرف سے یہی جواب دیا جاتا ہوگا۔ مدیر "الجماعت" اپنی جماعت کے امیر صاحب سے استصواب کر کے جواب شائع فرمادیں۔

### کیا غیر اسلامی سلطنت میں نمازیں نہیں ہوتیں

جناب ذی اعظم صاحب نے حزب مخالف کے سلیڈ کے متعلق فرمایا

"میرے معزز دوست نے بتایا کہ ان علماء کے کچھ کے مطابق اگر رئیس مملکت کوئی غیر مسلم ہو تو مسلمان نماز جمعہ اور نہ کر سکیں گے۔ ذرا خیال تو کیجئے اس میں کیا بات ہے کہ ہمارے حکمران غیر مسلم تھے (میں نے کل کا لفظ محاورہ کے طور پر استعمال کیا ہے) کیا ان کے دور میں مسلمانوں نے نمازیں نہیں پڑھیں؟ کیا مسلمانوں نے جمعہ کی نمازیں ادا نہیں کیں؟

اس پر ایڈیٹر صاحب "الجماعت" لکھتے ہیں :-

"یہ استدلال بھی صحیح نہیں۔ اگرچہ کچھ کے زمانہ میں جو نمازیں ادا کی جاتی تھیں ان نمازوں میں اور پاکستان کی اسلامی حکومت کی عہد کی نمازوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ وہ غلامی کی نمازیں تھیں جو آزادی کی نمازیں ہیں۔ اور اگرچہ قادیانی دونوں جماعتیں انگریزوں کو ہی اولوالمرتبین کرتی تھیں؟ (الجماعت یکم اپریل)

غلامی اور آزادی کی نمازوں کے فرق کو نظر انداز کرنے سے بڑے بڑے بھی تسلیم کر لیا کہ غیر مسلم حکمران کی موجودگی میں نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ اور جناب ذی اعظم صاحب کا استدلال اسی قدر ہے باقی کون کتنا ہے کہ حقیقی آزادی سے غلامی بہتر ہے لیکن نماز کی حقیقت میں ظاہری حکمران کے مسلم یا

غیر مسلم ہونے کا کوئی دخل نہیں۔ ورنہ آپ ہی فرمائیے کہ جن دنوں یہ اس وقت بھی غیر مسلم حکمران ہو گیا تھا نمازیں پڑھتی تھیں۔ ہاں اس کو بھی مد نظر رکھئے کہ جو ممالک مسلمان تھے ان کے ماتحت ہیں۔ وہاں کی نمازوں کا کیا حال ہے؟

### کیا انگریز اولی الامر نہیں تھے؟

جلت چلتے ایڈیٹر صاحب نے بہت احساناً بھی کوٹا کر دیا کہ "اسپورٹس اور قادیانی دونوں جماعتیں انگریزوں کی اولوالمرتبین کرتی تھیں۔" عرض ہے کہ میرے تعلق سے تو غلط ہے کہ ہم انگریزوں کو جہاں اولی الامر سمجھتے تھے۔ ہاں ہم انگریزوں کو ملکی حکمران ہونے کے باعث ان کی اطاعت کرنا ضروری سمجھتے تھے اور ہماری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ اس حکومت کی جو مذہبی امور میں جبر سے کام نہ لینی جو اور مذہبی آزادی دینی ہو اطاعت کرنی چاہئے۔ اور یہ ملک ہی صحیح مسلک ہے۔ اسی بنا پر قائد اعظم مرحوم نے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو بتا دیا تھا کہ وہ ہندوستان کی حکومت سے تعاون کریں۔ لیکن اس کے مدیر صاحب نے جماعت کو بتا دیا کہ قائد اعظم صاحب نے جنت نہیں دے دی تھی ان کے لئے ان کی جماعت کا فتویٰ پیش کرتا ہوں کہ ایسے حالات میں سنت انبیا کیا ہے؟ جناب مودودی صاحب کے بارے میں سوال کیا گیا کہ :-

"کیا وہ برطانوی نظام حکومت کو مودودی خلافت اسلام قرار دینے کے باوجود اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتے رہے ہیں؟"

اس کے جواب میں جناب مدیر صاحب کوٹہ لکھتے ہیں کہ :-

"حقیقت صرف اتنی ہے کہ ملکی تنظیم کی حد تک اس کے (برطانوی نظام کے) جو قوانین تھے ان کو توڑنے سے ہم پر پھیز کرتے رہے ہیں۔ اور یہ کسی مصلحت کی بنا پر نہیں بلکہ انبیاء کی سنت سے ہم نے اس طریق کو صحیح سمجھا۔ محض بحث کی خاطر اعتراض کرنے والے کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ البتہ اگر کوئی سمجھتا ہے تو ہم سمجھا سکتے ہیں کہ انبیاء کے اسوہ سے اس بارے میں کیا ہدایت ملتی ہے؟ (ڈکٹر لاہور 5 جون 1948ء)

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ انگریزوں کی اطاعت جناب مودودی صاحب اور ان کی جماعت انبیاء کی سنت اور رسوہ کی وجہ سے کرتے رہے ہیں۔ کیا جن کی اطاعت کی جائے وہ اولی الامر ہوتے ہیں یا

### اولی الامر منکم کی تفسیر

قرآن مجید آیت یا تفسیر شریعت اور ساری آیتوں کے لئے ہے۔ آیت بالا کا لفظ "اولی الامر منکم" اپنے اندر کمال لطافت رکھتا ہے۔ لفظ منکم مذہبی اشتراک کے لئے مسجود ہے اور کبھی اس کا اطلاق صرف جنس کے اشتراک کے لئے بھی ہوتا ہے (بظہر صغیر)۔



ریاست امب اور چھوڑ کر وہ میں حالات دن بدن نازک ہوتے جاتے ہیں۔ ریاستی مسلم لیگ کے صدر مسٹر شیر محمد خاں کا بیان ہے کہ ریاست امب اور چھوڑ کر وہ میں حالات دن بدن نازک ہوتے جاتے ہیں۔ ریاستی مسلم لیگ کے صدر مسٹر شیر محمد خاں کا بیان ہے کہ ریاست امب اور چھوڑ کر وہ میں حالات دن بدن نازک ہوتے جاتے ہیں۔

**تبلیغ کی آسان راہ**  
آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کریں گے۔  
**عبداللہ دین سکندر آبادکن**

انہوں نے تاریخی حکومت پاکستان اور سرحد کی صوبائی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ مداخلت کر کے ان ظالم فوجوں کے خلاف فوری طور پر مناسب اقدامات عمل میں لائے۔ (دستار)  
**جمعیۃ بس سروس**  
سیالکوٹ کے لئے جمعیۃ بس سروس کی صوبائی کمیٹی نے درخواست کی ہے کہ وہ مداخلت کر کے ان ظالم فوجوں کے خلاف فوری طور پر مناسب اقدامات عمل میں لائے۔ (دستار)

اس کی مثال تھان جید کی آیت یا حضرت العجین والا سن العدیات کہہ کر منگوا سورتہ دعاء ہے۔ یہ انبیاء و رسل صرت اشراک جنس سے ہیں۔ ان کے مشرکیت تھے۔ انہوں نے مشرکیت نہ تھی۔ لیکن یہ سبھی انہی منگوا آیت ہے۔  
اس وضاحت کے ماتحت ظاہر ہے کہ اگر مسلمان حکمران ہوں تو اولی الامر منگوا کہہ سکتے ہیں کہ اپنے مذہب میں اشتراک رکھنے والوں کی بددیوباری اطاعت کرو۔ ورنہ اگر حکمران غیر مسلم ہے تو اولی الامر منگوا کہہ کر انہیں اپنی اطاعت سے روکنے والے حکمران مراد ہوں گے۔ اور ان کی اطاعت بھی ضروری ہوگی تاکہ نظام انسانی قائم ہو۔ (وردنیہ میں امن و عافیت کا دور دورہ ہو۔)  
یہ اسلام اور قرآن مجید کی پرستش نہیں ہے اور قرآن مجید کی عبادت ہی ان کی ایک بہتر مثال ہے۔ یہ استدلال جماعت احمدیہ پر اعتراض کی بجائے اسلام کی خوبی ظاہر کرنے والا ہے۔ اور اگر اس استدلال کو درست تسلیم نہ کیا جائے تو اسلامی جماعت کے افراد غیر مسلم حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں انبیاء کی سنت اور ان کا سونہرا نمونہ کے بیان کریں۔ ورنہ انہوں نے انہی منگوا آیت سے روکنے والے حکمران مراد ہوں گے۔

مہاجرین کی درخواست پر مجتبیہ کارروائی کی جاتی ہے۔  
کراچی ۱۱ اپریل۔ پاکستان کے وٹمنٹائی کٹر مینجر ہونے کے پاس روزانہ مہاجرین کی بکثرت درخواستیں اور نچھوڑے ہوئے اور غلامانہ اعزہ اور اطالک وٹمنٹائی کی بارگاہی کے لئے آتے رہے ہیں۔ جو مہاجرین مشرقی پنجاب اور ریاستوں میں چھوڑے گئے ہیں۔ جن وقتوں میں درخواست یا نچھوڑے ہوئے کی رسید سبھی ممکن نہیں ہوتی۔ کراچی کی کٹر مینجر موصوف مہاجرین کو پیش دہانی چاہتے ہیں کہ درخواست یا نچھوڑے ہوئے کی دفتر میں پہنچتا ہے۔ فوراً اس پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔  
**بین المستمراتی کمیشن کا اجلاس لاہور میں**  
کراچی ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بین المستمراتی کمیشن کا تیسرا اجلاس لاہور میں ۱۷ اور ۱۸ اپریل کو ہو گا۔ یہ کمیشن جائیداد خلیہ کنندگان کے ان معاہدوں کی بنا پر قائم کیا گیا ہے جو جنوری ۱۹۴۹ء میں ہوئے تھے۔ حکومت پاکستان کی نمائندگی حسب ذیل حضرات کریں گے۔  
مسٹر اسد سیکرٹری، وزارت مہاجرین و آباد کاری۔  
مسٹر ایم۔ زید خاں۔  
جو آفٹ سیکرٹری، خاں بہادر میاں عبدالعزیز۔  
آفسیئر ان اسپیشل ڈیوٹی۔  
مسٹر اے۔ ایم۔ انصاف، اشتراکات عامہ۔  
تحفہ کنندگان کی حاشیہ اد کے کٹوٹین اور مغربی پنجاب کے فیڈرل کٹر مینجر۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (میجر)

وزیر اعظم کو اطالوی حکومت کی طرف سے دعوت

روم ۱۹ اپریل۔ مغرب ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اطالوی حکومت نے آئرلینڈ میں مسٹر جاقٹ علی خاں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ وزیر اعظم کا نفرین میں شرکت کرنے کے بعد پاکستان واپس آئے ہونے اس کے (اطالوی حکومت کے) مہمان ہوں گے۔

**اشتہار زبردفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی**  
**بعدالت ضابطہ بزم بہادر کیمیل پور**  
دعوے یا اپیل دیوانی ۵۹ ۱۹۴۹ء  
محمد خان ولد جعفر خان ذات منٹل سکندر جعفر خان ڈھوک ملک قاضی کیمیل تحصیل فتح جنگ دیہہ بنام  
علی شاہ وغیرہ دعا علیہم  
دعوے دیوانی اور اضنی بنام حسین شاہ ولد احمد شاہ۔ فتح شاہ ولد علی شاہ ساکن جعفر۔ مولیٰ نام ولد شملو قوم کھتری ساکن فتح جنگ۔ سکندر ولد عبداللہ ذات آدان ساکن کرا تحصیل فتح جنگ علیہم  
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سیمان علیہم مذکور تحصیل من سے دیدہ دانستہ گویا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بنام سیمان علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر تاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۴۹ء کو کیمیل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی بظرفہ عمل میں آدگی۔  
آج تاریخ ۱۳ مارچ اپریل ۱۹۴۹ء کو یہ سخت میرے اور جہر عدالت کے جاری  
رستم خط حاکم  
ڈپٹی کمشنر فتح آباد کیمیل پور  
جہر عدالت

**اشتہار زبردفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی**  
**بعدالت ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کیمیل پور**  
دعوے یا اپیل دیوانی نمبر مقدمہ ۱۲۴  
خواجہ فلان ولد چوہدری زخیری خان ولد گلزار خان ولد حویہ خان اقامت راجپوت ڈھیری تحصیل فتح جنگ  
مومن سنگھ عطر سنگھ مالک سنگھ دربار سنگھ پسران گیان چند اترام سنگھ کنٹھے چکری تحصیل فتح جنگ  
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سیمان آتا ۲ مذکور تحصیل من سے دیدہ دانستہ گویا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بنام سیمان علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر تاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۴۹ء کو کیمیل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی بظرفہ عمل میں آدگی۔  
آج تاریخ ۱۳ مارچ اپریل ۱۹۴۹ء کو یہ سخت میرے اور جہر عدالت کے جاری  
رستم خط حاکم  
ڈپٹی کمشنر فتح آباد کیمیل پور  
جہر عدالت

**آگے! آگے! آگے!!!**  
**MULLARD RADIOS**  
**ملاڈس کے**  
**ڈرائی بیٹری ریڈیو**  
**ریڈیو الیکٹرک ہاؤس۔ فورٹ مینشن۔ فریئر روڈ۔ کراچی**  
**ویال سنگھ منشن۔ دی مال۔ لاہور۔ صدر روڈ پشاور**  
**(پریس پیسٹی)**

باقی اٹھرا۔ ایک شیشی ۸/۸ مکمل کورس بچپس روپے۔ فہرست مفت منگوائیں۔ دواخانہ نور الدین جو دھال بلڈنگ لاہور



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہلوہ کے تاریخی جلسہ سالانہ مختصر روداد

## پہلے دن کی کارروائی

**حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر**  
 حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی تقریر گوارا  
 بجز دس منٹ پر ختم ہوئی۔ اور گو پر گرام کے  
 لحاظ سے پہلے اجلاس کا وقت ہو چکا تھا۔  
 لیکن پھر پھر حضرت علامہ عبد اللہ الہدین صاحب کی صدارت  
 میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیب  
 کے مخصوص موضوع پر ایک نہایت اہم افروز تقریر کی۔  
 جس میں سچ محمدی کے شہدادوں کے اخلاص  
 نفاذیت کے بغیر واقعات نہایت ہی پر سوز  
 پہلے میں بیان فرمائے۔

### نماز جمعہ

۳ بجے سے ۴ بجے تک نماز جمعہ عصر پڑھی  
 گئی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن میں بیان شدہ  
 مسجد کی مکھی کی مثل کو دوبارے پھیلے کرنا۔  
 انسان مرکز کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ قرآن میں  
 سورہ کی مثال ایک شہد کی مکھی سے دی گئی ہے۔  
 جو شہد کا ایک حصہ انسانوں کے ہاتھ لگنے  
 ہی اپنی مکھی کو لے کر فوراً نئے مرکز کی تلاش  
 میں نکل پڑتی ہے۔ اور ۲۴ ص ۸۸ آیتوں کے  
 اندر اندر نئے مقام پر پہنچ کر اپنی کوشش  
 میں ہم نوا مصروف ہو جاتی ہیں۔

آپ نے کہا میں چاہیے کہ رولہ میں حسب  
 خواہش ملازمین کو لینے کے بعد ہر ضلع میں  
 ایک مرکز قائم کریں۔

### دوسرا اجلاس

نمازوں کے بعد ٹیکہ ۴ بجے ۲۵ منٹ  
 پر وائٹ رومیشن برج چوہدری نعمت اللہ خان صاحب  
 کی صدارت میں دوسرا اجلاس ہوا جو میں تلاوت  
 و نظر کے بعد مولیٰ غلام احمد صاحب بدو لہما  
 (پروفیسر جامعہ احمدیہ) نے نبوت سچ موعود پر  
 اعتراضات کے جوابات پر ایک مختصر فیضان  
 پراہن کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ عمارت سے غائب  
 کی طرف سے لفظ خاتم النبیین کے جو معنی  
 کئے جاتے ہیں۔ وہ خود قرآن پاک ہی کی دوسری  
 آیات سے پکارتے ہیں۔

قرآن کریم سے استدلال کے بعد آپ نے  
 اپنے دعوے کی تائید میں احادیث صحیحہ اقرال  
 بزرگان سلین۔ لغت عربی اور عربی لٹریچر سے  
 استدلالیں اور مثالیں پیش کیں۔ اور بتایا کہ  
 مخالفین میں خود خاتم النبیین خاتم النبیین اور  
 خاتم النبیین ایسے اصطلاحیں نہیں مندرج ہیں  
 لہذا سچ ہیں۔ جو عم کرتے ہیں۔

**صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب**  
 آپ کے بعد تقسیم اسلام کا لچ کاغذ کے  
 پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ کی  
 تقریر ٹیکنگ اسلامی تقسیم کی روشنی میں کے  
 موضوع پر تھی۔ جس کے اوائل میں آپ نے فرمایا  
 ہیں مسنون پر دو طرح سے روشنی ڈالی جا سکتی ہے  
 (۱) اس وقت ٹیکنگ اسلام کے سیکرٹس کے  
 نقائص کو واضح کیا جائے۔ اور اس میں اس میں  
 تجویز کی جائیں۔ جسے میں نے طریق مرحمت کے نام  
 سے موسوم کیا ہے۔ یا اسلامی تقسیم کی روشنی میں  
 ایک نئے اقتصادی نظام کی بنیاد آئیں اور اس نظام  
 میں نئی عمارت ڈر کھڑی کی جائے۔ اسے میں نے  
 اپنی تقریر میں تعمیر نو کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور  
 میں آج کی تقریر میں صرف دوسرا پہلو ہی بیان کر رہا  
 چاہتا ہوں اس دوسرے پہلو کی روشنی میں آپ نے  
 جو نئی عمارت ڈر کھڑی کرنے کی سکیم پیش کی  
 اس کی بنیادوں کو مندرجہ ذیل اصولوں پر استوار  
 کرنے کی سکیم پیش کی۔

۱۔ پس انداز کرنا  
 ۲۔ سوز و گمراہی کو ترک کرنا۔

۳۔ خالص اندوختہ کو تجارت پر لگانا  
 چھانڈنا۔ اللہ تعالیٰ کو قرض دینا۔  
 بیخبر۔ سروسے بہر حال اجتناب کرنا

اس کے بعد آپ نے "دین" اور "رض کا فرق  
 بیان کرتے ہوئے کہا لیکن اس نئی عمارت ڈر کا  
 قوی بننا ضروری ہے۔ جس کا نظم و نسق حکومت  
 کے اپنے ہاتھ میں ہو۔ جن میں ایسی آیتیں ہوں  
 جو حال پہلے و پس لے لیا جائیں۔ جن میں مقررہ میعاد  
 کی آیتیں ہوں۔ جن پر تک پہنچنے والی صدی ذکاوت پہنچے  
 اور یہ تک اپنا کاروبار۔ تجارت۔ صنعت و حرفت  
 اقتصادی امداد اور تجارت کے اصول پر کرے  
 صاحبزادہ صاحب کی تقریر وقت و وقت کے  
 پیش نظر تشہیر تکمیل ہی رہی

**مولانا جلال الدین شمس**  
 صاحبزادہ صاحب کے بعد مولانا جلال الدین شمس  
 سابق امام مسجد لندن نے "فہرست مسیح موعودوں کے  
 سلسلہ قرآن کریم میں پیشگوئیاں کے موضوع پر ایک  
 مسطورہ تقریر کی۔ جس میں وقت کے تقاضوں اور اس  
 کے مطابق مخالفین اور پیغمبر کی شہادتیں پڑھنے کے  
 بعد آپ نے قرآن کریم میں مسیح موعود کو مہر کے  
 طور سے متعلق آیات کی تفسیر بیان کی اور ثابت کر دیا  
 رحمت الہیہ سچی رہتی ہے جو موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لاؤ گا ۱۹۴۷ء میں مسند مسلم ٹیکنگ کے اجلاس  
 میں تقریر کرتے ہوئے خواجہ شہاب الدین وزیر مدظلہ  
 خواجہ حرمین نے کہا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ پاکستان بننے  
 ہی تمام دشمنوں کو دور کر کے ختم ہو جائیں گی۔ تمام  
 پاکستان میں شہد اور دودھ کی تہریں بہنے لگیں گی۔  
 اور ہم سب آرام کی ٹینڈ پاؤں پھیل کر سو سکیں گے۔  
 بلکہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مدت دیر تک آجھی  
 ہمیں آبدائی برص طے کرنے کے لئے بہت سی  
 مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور پاکستان کے  
 ہر طبقہ کو پہلے سے بھی زیادہ ایثار و دردمندی  
 دکھانی پڑے گی۔

مسلم ٹیکنگ کی زندگی میں پاکستان بننے کے  
 بعد ایک انقلاب آیا ہے اور اس انقلاب کا تقاضا  
 ہے کہ وقت کی مناسبت سے ہم اپنے پروگرام  
 میں تبدیلی کریں  
 عام طور پر مسلم ٹیکنگ کے موجودہ نظام پر لوگ  
 کرتے ہیں۔ اور میں مانتا ہوں کہ ایک اتنے بڑے  
 دور کے ایک پیشہ ورانہ سائنس کی ترقی ہوتی ہے  
 مگر نامشکری ہوگی اگر ہم ٹیکنگ کے صدر چوہدری  
 خلیق الزمان کی ان مساعی کو بحال نہیں کریں گے تو

۴۔ ہی تھے۔ کیونکہ آپ کی نسبت ایسے وقت میں ہونی جب  
 مذہب و روحانیت کے قیام کی کوئی صورت نہ رہی تھی  
 اور آپ کی نسبت کا مقصد تمام انبیاء کی مدد و ترقی  
 کرنا تھا۔ اگر سچا ہی اللہ کے نبیوں کا سوراہے بننے  
 کے بعد آپ کے مذہب میں بڑے بڑے دشمنوں کے نزول کا سلسلہ  
 بند کر دیا گیا۔ ۱۵۰ اللہ نے آپ کو دشمنوں کی تباہی  
 اور جنت کی ترقی کی خبریں دیں ۱۶ اور اگر آپ سے  
 سابقہ رسولوں کی طرح استہزا کیا گیا دنیویہ وغیرہ۔ پھر  
 ان تمام دعووں کی تائید میں آپ نے قرآنی آیات اور  
 احادیث صحیحہ سے استدلال کیا۔

شخص صاحب کے بعد ہمارے حرمین بھائی ہر عہد  
 گزرتے سے دس منٹ کی ایک مختصر سی تقریر کی۔  
 جس کا ترجمہ اردو میں سنایا گیا۔  
 نازیں جلسہ گاہ ہی میں اور وہیں جلسہ گاہ میں  
 لاؤ سپیکر کا انتظام تھا۔ جس کا تعلق ساتھ کی طرفوں  
 کی جلسہ گاہ سے بھی تھا۔ آج کل ہی ۱۳ سے پندرہ  
 ہزار تک رہی جلسہ گاہ کے اور گرد و پائوں کے خود  
 لگائے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹیبلٹوں کا منظر عجیب  
 دور پر در نظر پیش کر رہا تھا۔ یوں معلوم ہوا تھا  
 جیسے میدان جنگ میں جاتے ہوئے کسی دستہ  
 فوجیوں کے ساتھ چاروں طرف کے عارضی قیام کے  
 لئے پناہ لگایا گیا ہو۔

# مہاجرین کی آباد کاری میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کو سخت سزا دینا

## مسند مسلم ٹیکنگ کے اجلاس میں وزیر مہاجرین کی تقریر

اتنے مہر مہر میں آل پاکستان مسلم لیگ کی تنظیم  
 کی جا چکی ہے۔ چنانچہ اس وقت ٹیکنگ کے ممبروں  
 کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ آج تک تقسیم سے  
 پہلے بھی کبھی نہ تھی  
 پاکستان قائد اعظم مرحوم کی ایک نمانت ہے  
 اور جس طرح ہر مسلمان کا فرض ہے کہ نمانت کی  
 حفاظت کرے اسی طرح اب ہمارا بھی فرض ہے  
 کہ پاکستان کے استحکام اور بقا کے لئے  
 اپنی زندگی وقف کر دیں۔

یہ کہنا کہ پاکستان بننے کے بعد ٹیکنگ کی ضرورت  
 ختم ہو گئی سراسر غلط ہے کیونکہ اصلی تعمیری کام کا  
 وقت اب آیا ہے۔ تقسیم میں ہم کس قدر پیچھے ہیں  
 اس کا اندازہ ہوں کر لیجئے کہ تقسیم سے پہلے اس  
 بڑے عظیم میں پڑھے لکھے لوگوں کی اوسط موموں صرف  
 ماہر تھے اور اس اوسط میں مسلمانوں کا حصہ بہت  
 کم تھا۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان بننے کے بعد  
 پڑھے لکھوں کی اوسط مشکل کے دس فیصدی سے  
 بھی کم رہ گئی ہے اور یہ کام صرف حکومت نہیں  
 کر سکتی۔ حکومت کا ہاتھ بٹانے کے لئے ہمیں دوسری  
 جامعوں سے بھی کام لینا ہوگا اور اس معاملہ میں  
 مسلم لیگ سے کام لیا جاسکتا ہے۔

آپ نے مہاجرین کا ذکر کرتے ہوئے کہا سندھ میں  
 جو مہاجرین آئے تھے ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ان کو  
 بہت حد زمین پر آباد کیا جائیگا۔ حکومت سندھ کی  
 کوششوں اور مقامی مہموروں لوگوں کی مدد سے  
 مہاجرین کی ایک بہت بڑی تعداد سندھ میں آباد  
 ہو چکی تھی جس کیلئے بہت شہریت اور مشرک کے  
 مستحق ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ مجھے نہایت افسوس  
 کہنا پڑتا ہے کہ بعض مقامی وڈیوں اور اہلکاروں  
 کی عجز و تدوین و روش کی وجہ سے مہاجرین کی آباد کاری  
 کا کام کچھ تعلقوں میں ڈنڈا چھاپا نہیں ہے جتنا کہ  
 امید تھی۔

مجھے یہ سن کر رنج ہوا ہے کہ بعض مقامات پر کچھ  
 سرکاری افسروں اور مقامی باشندوں نے جان بوجھ کر  
 مہاجرین کی آباد کاری میں رکاوٹیں ڈالی ہیں اور وعدہ  
 کرنے کی بجائے مہاجرین کی تہمتیں پیست کی ہیں۔  
 میرا یہی ہے وڈیوں اور مقامی اہلکاروں کو آج  
 تنبیہ کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی حرکتوں کا نتیجہ  
 ان کے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔ مگر مہاجرین کو آباد نہیں  
 کیا جاتا اور بعض مقامی حکام اور مقامی لوگوں کی غلط  
 پالیسی کے باعث مہاجرین کو تکلیف پہنچ رہی ہے نواس  
 کا علاج حکومت پاکستان اور حکومت سندھ کو ہونا  
 چھٹی سے کرنا پڑے گا۔ مسلم لیگ کے کارکنوں کا فرض ہے  
 کہ ان لوگوں کا دل میں پھر کر مہاجرین کی آباد کاری کیلئے حکومت